امام جعفر صادقؑ کی فقہی بصیرت

ڈاکٹر فیضان احمد اعظمی (اصلاحی)
نیشنل آرکائیوز آف انڈیا، نئی دہلی

حضرت امام جعفر صادقؑ حضرت امام محمد باقرؑ کے فرزند، علی ابن حسینؑ کے پوتے اور حسین ابن علیؑ کے پرپوتے ہیں۔ان کا نام جعفر کنیت ابوعبداللہ اور لقب صادقؑ ہے۔ سلسلۂ عصمت کی آٹھویں کڑی اور ائمہ اہل بیت اطہار کی فہرست میں چھٹے امامؑ ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ ام فروہ فاطمہ بنت قاسم ابن محمد تھیں۔

آپ کا شمار مدینہ کے فقہائے سبعہ میں ہوتا ہے بالکل اسی طرح آپ کے ماموں عبدالرحمٰن بن قاسم بھی مدینہ کے فقہائے سبعہ میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ کے نانا حضرت قاسم کے والد محمد ابن ابی بکر کو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے گھر میں بیٹوں کی طرح پالا تھا۔ الغرض آپ کا نسب اسلام کی دو انتہائی جلیل القدر ہستیوں سے جاملتا ہے۔ ایسے بابرکت ماحول میں آپ نے مدینہ منورہ میں آنکھ کھولی۔ (ولادت ۱۷؍ربیع الاوّل ۸۲ھ / ۷۰۲ء۔وفات ۲۵؍شوال ۱۴۸ھ / ۷۶۵ء مدینہ منوّرہ) آپ کی پیدائش کے وقت مدینہ منورہ علم وادب کا گہوارہ تھا۔ لوگ دور دراز سے علم حاصل کرنے آتے تھے۔آپ نے اپنے دادا علی ابن حسین یعنی حضرت امام زین العابدینؑ سے تربیت حاصل کی جس کا نمایاں اثر پوری زندگی میں نظر آتا ہے۔ ان کے انتقال کے وقت آپ کی عمر ۱۴؍سال تھی۔ والد محترم امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ ۳۴؍سال اور ۲۷ سال اپنے نانا حضرت قاسم کے سایۂ عاطفت میں زندگی بسر کی۔ اس طرح آپ کو تینوں سرچشموں سے سیراب ہونے کا موقع ملا۔ بلاد اسلامیہ کے اکثر علماء وفقہا نے آپ کے سامنے زانوی تلمّذ تہہ کیا۔اور ان کی عالمانہ سرپرستی میں علم حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم وفنون حاصل کئے۔ آپ کے زہد وتقویٰ، فقہی بصیرت پاکیزہ صفات واخلاق اور آپ کی بلند شخصیت کے متعلق ہر دور کے علماء وفقہا نے اپنے تاثرات بیان کئے ہیں۔ امام نووی کا قول ہے کہ اس دور کے تمام لوگ آپ کی فقاہت وجلالت، امامت وسیادت پر متفق ہیں۔ ابن حجر مکی نے ان کو علم دین وادب کا سرچشمہ، حکمت ودانائی کا بحرزخار، زہدوتقویٰ میں کامل اور عبارت

وریاضت میں بلند مقام گردانا ہے۔

امام جعفر صادقؑ اور مالک ابن انس

امام جعفر صادقؑ سے بکثرت حدیث مروی ہیں۔ ایک دفعہ ان سے پوچھا گیا کہ جو حدیثیں آپ بیان کرتے ہیں ان کی سند کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا میں نے یہ احادیث اپنے دادا حضرت علی ابن حسینؑ، والد امام محمد باقرؑ اور نانا حضرت قاسمؒ سے سنی ہیں۔ اور بعض ان کی تحریریں مجھ تک پہونچیں۔ (تہذیب التہذیب)

نجاشی نے ''رجال'' میں لکھا ہے کہ میں نے کوفہ کی مسجد سے نوسو شیوخ کو حضرت امام جعفرؑ سے روایت کرتے سنا ہے۔ امام ابو حنیفہ نے بھی امام جعفر صادقؑ سے علم حاصل کیا جبکہ عمر کے لحاظ سے امام ابو حنیفہ بڑے ہیں (۸۰ھ / ۶۹۹ء ولادت کوفہ) لیکن آپ کا علمی تبحّر اور حدیث کی فقاہت فقہا کے یہاں مسلم الثبوت تھی۔ امام مالک بن انس نے بھی آپ سے حدیثیں لیں (ولادت ۹۳ھ / ۷۱۲ء مدینہ منوّرہ) عمر میں آپ ان سے دس سال چھوٹے ہیں آپ لکھتے ہیں کہ میں نے کبھی ایسا نہیں دیکھا کہ حضرت جعفر صادقؒ نے آپ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کی ہو اور آپ باوضو نہ ہوں۔

ائمہ حدیث وسنن کی ایک کثیر جماعت نے آپ سے روایت کی ہے مثلاً مالک بن انس، امام مسلم، ابوداؤد، ترمذی نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی وغیرہ لیکن کتاب صحیح بخاری نے آپ سے کوئی بھی حدیث نقل نہیں کی ہے۔ آپ سے مروی تمام حدیثیں دوسرے صحابۂ کرام سے بھی مروی ہیں۔ ان کو امام بخاری نے اپنی کتاب میں جگہ دی ہے۔ قرآن وحدیث، اجماع اور آثار صحابہ (ولادت ۱۹۴ھ / ۸۱۰ بخارا) کو بنیاد بنا کر فقہی اصول مرتب کئے جاتے ہیں۔ جبکہ امام جعفر صادقؑ کسی بھی قسم کے تعصّب کے روادار نہ تھے۔ اہل مدینہ اور اہل عراق دونوں سے کسب علم کے قائل تھے۔ وہ اختلاف فقہا سے خوب واقف تھے۔ لیکن بے تعصبی ان کا شیوہ تھا۔ امام مالک ابن انس فقہ مالکی کے بانی بھی ان کے شاگرد تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب '' مؤطا'' امام مالک میں امام جعفر صادقؑ کے حوالے سے تقریباً بارہ حدیثیں اور نانا سے بے شمار حدیثیں نقل کی ہیں۔ امام مالک ابن انس (ولادت ۹۳ھ / ۷۱۲ وفات ۱۷۹ھ / ۷۹۵ء) مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور وہی ان کا مدفن قرار پایا۔ تدوین حدیث کی پہلی کتاب '' مؤطا'' امام مالک حدیث کی کتابوں میں سب سے مقدم ہے۔ اور تمام فقہا نے اس کو

ایک اہم ماخذ کی حیثیت دی ہے۔ اس کی روشنی میں امام جعفر صادقؑ کی روایت کردہ حدیثوں سے ان کی فقہی بصیرت پر روشنی پڑتی ہے کہ وہ کس قدر جیّد عالم استنباط مسائل میں درک اور اسلاف سے ملّی تعلیم کے حامل تھے۔ ''مؤطا'' امام مالک سے وہ حدیثیں جو امام جعفر صادقؑ سے بواسطہ امام محمد باقرؑ مروی ہیں، استدراک کے ساتھ پیش خدمت ہے۔

''مؤطا'' میں امام مالک نے رفع یدین کے بیان میں لکھا ہے۔

عن علی ابن حسین بن علی ابی طالب انه قال کان رسول الله ﷺ یکبّرفی الصّلوٰۃ کلّما خفض ورفع فکم تزل تلک صلاته حتّی لَقی اللّٰہ ۲ؔ

یعنی حضرت زین العابدینؑ سے جن کا اسم مبارک علیؑ ہے وہ صاحبزادے ہیں حسین ابن علی بن ابی طالبؑ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نماز میں رکوع وسجود کے وقت رفع یدین (تکبیر) کرتے اوروصال تک یہ عمل جاری رہا۔ رفع یدین ائمہ ثلاثہ اس کے قائل ہیں۔ سوائے احناف کے اس حدیث کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے لیکن امام بخاری نے دوسرے حوالوں سے اسے نقل کیا ہے)

امام مالک نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے دوسری حدیث یوں نقل فرمائی ہے۔

عن محمّد بن الباقر بن علی بن الحسین بن علی ابن ابی طالب انّ رسول اللّٰہ ﷺ خطب خطبتین یوم الجمعه وجلس بینھا ۳ؔ

اس حدیث کو جمعہ کی نماز میں دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھنے سے متعلق ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن دو خطبے پڑھے اور ان کے درمیان توقف کیا۔ یہ حدیث معتبر علیہ ہے۔

تیسری حدیث جو اس عظیم المرتبت خانوادے سے مروی ہے۔

عن علی ابن حسین انه کان یقول کان رسول الله ﷺ اذا اراد ان یّسیر جمع بین الظّهر والعصر واذا اراد ان یّسیر لیله جمع بین المغرب والعشاء ۴ؔ

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرنا چاہتے ہیں دن میں تو ظہروعصر اور رات میں مغرب وعشاء جمع کر لیتے ہیں۔ ائمہ ثلاثہ جمع بین الصّلوٰتین کے قائل ہیں امام ابو حنیفہ ظہر کی تاخیر کر کے عصر کے ساتھ جمع کے قائل ہیں۔ حضرت

عبداللہ ابن عباس ظاہری مفہوم کو لیکر کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمع سے یہ قصد کیا کہ میری امّت کو حرج نہ ہو کیونکہ جمع صورت میں اوّل و آخر وقت معلوم کرنے میں حرج ہوگا۔

چوتھی حدیث امام مالک نے مردہ کو غسل دینے کے بیان میں درج کی ہے۔ عن محمّد الباقر انّ رسول اللہ ﷺ غُسّل فی قمیص ۵؎

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اسی قمیص میں غسل دیا گیا جو آپ پہنے ہوئے تھے۔ یہ حکم خاص تھا۔ جب لوگوں نے کپڑے اتارنے کا ارادہ کیا تو ایک آواز سنی کہ قمیص مت اتارو اس طرح غسل دو چنانچہ اسی طرح عمل کیا گیا۔ اس حدیث کو اس راوی سے ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے نقل کیا ہے امام بخاری نے نقل نہیں کیا ہے۔

پانچویں حدیث امام جعفر صادق سے امام مالک نے یوں نقل کی ہے۔

عن محمد علی عن ابیہ انّ عمر بن الخطاب ذکر المجوس فقال مادری کیف أصنع فی امرھم فقال عبد الرحمن بن عوف أشھد سمت رسول اللہ ﷺ یقول سُنّو ابھم سنۃ اھل الکتاب ۶؎

حضرت محمد بن باقر یعنی امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب نے یہود ونصاریٰ اور مجوس سے جزیہ لینے سے متعلق دریافت کیا۔ عبد الرحمٰن بن عوف نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ ﷺ سے سنا ہے کہ ان کے ساتھ وہ طریقہ برتا جائے گا جو اہل کتاب کے ساتھ ہوتا ہے مگر دو باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ مجوس کے ہاتھوں ذبیحہ درست نہیں۔ دوسری بات نکاح ان کی عورتوں سے درست نہیں جبکہ اہل کتاب کے ساتھ جائز ہے۔ اور سعید بن مسیّب کے نزدیک مجوسیوں کے ذبیحے درست ہیں۔

چھٹی حدیث: امام مالک نے حج قِران سے متعلق نقل کی ہے۔ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام ساتھ باندھا جائے۔ عمرہ کے بعد احرام مکہ میں نہیں کھلے گا بلکہ حج کے بعد کھلے گا۔

عن محمد الباقر انّ المقداد بن الاسود دخل علی ابن ابی طالب بالسقیا وھوینجع بکرات لہ دقیقاً وخبطاً فقال ھذا عثمان بن عفان ینھیٰ عن ان یعرف بین الحج والعمرۃ فخرج علی ابن ابی طالب وعلی یدیہ اثر الدّقیق والخبط فما انسی اثر الدّقیق والخبط علی ذراعیہ حتیٰ دخل علی عثمان بن عفان فقال انت تنھیٰ عن ان یقرن بین الحج

والعمرة فقال عثمان ذالک رای فخرج علی مغضباًوھویقول لبّیک اللّٰھم لبّیک بحجّة وعمرة معا۔ ے

حضرت امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ حضرت مقداد وبن اسود حضرت علیؑ کے پاس آئے اور وہ اپنے اونٹ کے بچوں کو آٹا اور چارہ پانی ملاکر پلارہے تھے۔ مقداد نے کہا کہ حضرت عثمان بن عفان حج قرآن کے ساتھ عمرہ کرنا منع کررہے ہیں۔ اسی حالت حضرت علیؑ چل پڑے اور ان کے ہاتھوں پر آٹے اور جوَ کے نشان موجود تھے۔ جس کو میں نہیں بھول پاتا۔ وہ عثمان بن عفان کے پاس گئے اور کہا کہ آپ حج قِران سے منع کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ میری رائے ہے۔ حضرت علیؑ نے جواب دیا کہ رسولؐ اللہ کی سنت مَیں کسی کے کہنے سے چھوڑ نہیں سکتا اور حضرت علیؑ عالم غیض میں وہاں سے نکل آئے اور زبان پر یہ کلمہ جاری تھا ''لبّیک اللّٰھمّ بحجّة وعمرة معاً۔''

ساتویں حدیث امام مالک نے تلبیہ سے متعلق نقل کی ہے۔

عن محمد الباقر ان علی ابن ابی طالب کان یلبّی فی الحجّ حتی اذا زاغت الشّمس من یوم عرفه قطع التّلبیه ۸

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام زوال آفتاب کے بعد تلبیہ پڑھنا عرفہ کے دن بند کردیتے تھے۔ امام مالک فرماتے ہیں ہمارے شہر والے یعنی اہل مدینہ اسی پر عمل کرتے ہیں۔

آٹھویں حدیث عقیقے سے متعلق امام مالک نے یوں نقل کی ہے۔ دو حدیثیں۔

عن محمد بن علی بن الحسین انّه قال وزنت فاطمه بنت رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شعر حَسنٍ وحسین وزینب وام کلثوم فتصدّ قت بزنتٍ ذالک فضّه ۹

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے حضرت امام حسنؑ وامام حسینؑ وحضرت زینبؑ کے بالوں کو وزن کرکے ان کے برابر چاندی صدقہ کردیا۔

دسویں حدیث: ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ کرنے سے متعلق ہے۔

عن محمدبن باقر انّ رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضٰی بالیمین مع الشّاھد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے بھی نقل کیا ۱۰ یعنی جب مدّعی کے پاس ایک ہی گواہ ہوتو قاضی مدّعی

سے قسم لیکر ایک گواہ اور ایک قسم پر مدّعی کا حق ثابت کردے۔ ائمہ ثلاثہ وجمہور علماء کا یہی فیصلہ ہے۔ امام ابوحنیفہ نے اپنے استاد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اختلاف کیا ہے۔ امام نوری اور امام اوزاعی کے نزدیک ایک گواہ اور ایک قسم پر فیصلہ نہیں ہوسکتا جب تک دو گواہ نہ ہوں لیکن متعدد روایات سے ثابت ہے کہ رسولؐ اللہ نے ایسا ہی کیا۔

گیارہویں حدیث خوش خلقی سے متعلق یوں نقل کی ہے۔

عن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ [11]

حضرت امام زین العابدینؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام کی بہترین باتوں میں سے یہ ہے کہ آدمی بے کار اور فضول باتوں کو ترک کردے۔

دارقطنی نے اس حدیث کو موصول روایت کیا ہے علی بن حسینؑ سے ۔ انہوں نے حسینؑ سے انہوں نے نبی صلی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ ترمذی ابن ماجہ اور احمد نے ابو ہریرہ سے حاکم نے ابوذرؓ اور حضرت علیؑ سے لبرانی اور عساکر نے زید بن ثابت ،حارث بن ہشام سے روایت کیا۔ امام بخاری نے بھی اس کو نقل کیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات:

۱۔ابوزہرہ،ص ۱۳۴۔

۲۔ مؤطا امام مالک ۔ حدیث نمبر ۱۶ مطبوعہ الکتاب انٹرنیشنل جامعہ نگر نئی دہلی ۲۰۰۸ء ۔ص،۱۴۱۔ اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲۱۸/۱) اور بیہقی (۶۸/۲) نے بھی کی ہے۔

۳۔بخاری (۹۲۰،۹۲۸) کتاب الجمعہ:باب الخطبہ قائماً مسلم (۸۶۱) ابوداؤد (۱۰۹۲) ترمذی (۵۰۶) نسائی (۱۴۱۶) دارمی ۱۵۵۸) مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۲۴۱ ص ۱۸۰۔

۴۔مؤطا امام مالک،ص ۲۱۸

۵۔عبد الرزاق (۶۱۶۹) ابن ابی شبیہ ۱۰۸۸۵، بیہقی ۳/ ۳۹۵ مؤطا امام مالک،ص ۳۰۵

۶۔عبد الرزاق ۱۰۰۵۲، ابن ابی شبیہ ،۱۰۷۵۶، بیہقی ۹/ ۸۹/ ۱۹۰۔

۷۔مؤطا امام مالک،ص ۴۱۰ حدیث نمبر ۷۳۳۔

۸۔احمد (۱۔۱۵۵۔۷۔۱۳۳۔

۹۔بیہقی ۹/ ۲۹۹، ۲۹۴،ترمذی ۱۵۱۹،احمد ۶/ ۳۹۰/۳۹۱۔

۱۰۔ابن ماجہ ۲۳۹۶،احمد ۳۰۵امام ترمذی : کتاب الاحکام ، جاء الیمین مع الشاھد ۱۳۴۵۔

۱۱۔ترمذی،۲۳۱۸،کتاب الزہد، باب فیمن تکلم بکلمۃ نصیحک بھا الناس، احمد (۲۰۱/۱)رقم ۱۷۳۷، ابن ماجہ ۳۹۷۶۔

مأخذ اصلی : تاریخ طبری : مطبوعہ لانڈن ۱۸۷۹ء۔

ابن خلکان وفیات الاعیان قاہرہ ۱۹۴۸ء۔

ابن حجر: تہذیب التہذیب حیدر آباد دکن ۱۳۲۵ھ۔